جماعت احمدیہ اِس پختہ عقیدہ پر قائم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ نبی ہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱؍جنوری ۱۹۷۵ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں اور اب اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ انسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرے آپ کی کامل اتباع کرے اور آپ کے اُسوۂ حسنہ کو اپنائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بے سُود ہے وہ زندگی جو نفع رساں نہیں اور لاحاصل ہے وہ حیات جو فیض سے خالی ہے۔ دراصل اس عالمین میں دو ہی زندگیاں قابلِ تعریف ہیں ایک تو اللہ تعالیٰ کی زندگی، اُس اَلْحَیُّ کی حیات ہے جو منبع ہے ہر خیر کا اور جس کی طرف سب تعریفیں لوٹتی ہیں اور جس کے ذریعہ ہر وجود باقی رہتا ہے اور دوسری قابلِ تعریف زندگی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جن کے طفیل انسان نے اپنے رب کو اس کی تمام عظمتوں کے ساتھ اور اس کے تمام حُسن کے ساتھ اور اُس کے حُسن واحسان کی تمام قوتوں کے ساتھ پہچانا۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری زندگی قرآن کریم کی ہدایت وشریعت پر عمل پیرا ہو کر ہمیں اللہ تعالیٰ کا عرفان بخشا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیدائش مقصود نہ ہوتی تو پھر یہ

کائنات ہی پیدا نہ کی جاتی۔ اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پہلوں اور پچھلوں ہر دو کو نفع پہنچانے والی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت دُنیا پر، کائنات پر حاوی ہے۔ آپ کی رحمت کی کوئی حد نہیں اور نہ ہی یہ کسی جگہ ٹھہرتی ہے بلکہ زمان ومکان کے لحاظ سے علّتِ غائی ہونے کی وجہ سے پہلوں پر بھی آپ ہی کے طفیل فیوض نازل ہوئے اور بعد میں آنے والوں نے بھی جو کچھ پایا وہ بھی آپ ہی کی ذات کا کرشمہ ہے کیونکہ اگر آپ کے متعلق یہ کہنا درست ہے اور یقیناً درست ہے۔ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ (موضوعاتِ کبیر حرف اللام صفحہ ۵۹) تو روحانی طور پر بھی جو فیوض نظر آتے ہیں وہ آپ ہی کے طفیل حاصل ہوتے رہے ہیں آپ کے بغیر نہیں مل سکتے۔ دوسرے مادی فیوض ہیں چونکہ آپ کی وجہ سے اس کائنات نے خدا تعالیٰ کی ربوبیّت اور رحمانیت کے بھی جلوے دیکھے اِس لئے وہ فیوض بھی ہر مخلوق کو حاصل ہوتے ہیں۔ ان کا دائرہ ہر جاندار اور ہر انسان تک ممتد ہے مگر رُوحانی فیوض آپ کے ماننے والوں پر نازل ہوتے ہیں۔ اِسی طرح جو علمی فیوض ہیں وہ بھی ہر انسان پر ہوتے ہیں۔ آپ جو تعلیم لائے تھے اُس میں بھی ہر انسان شریک ہے۔ سب ہی اس کے مخاطب ہیں کیونکہ آپ کی ذات میں بخل نہیں اور نہ ہی اس تعلیم میں بخل ہو سکتا ہے جو آپ پر نازل ہوئی چنانچہ دیکھ لیں آپ کو جنگیں لڑنی پڑیں مخالفوں نے آپ کو بہت دُکھ دیئے آپ کے ماننے والوں کو شہید کیا۔ اموال لُوٹے لیکن جس وقت بھی آپ کو یا آپ کے ماننے والوں کو کہیں دُکھ نظر آیا تو آپ نے اور آپ کے صحابہؓ نے دُکھ کو دُور کرنے کی انتہائی کوشش کی جہاں بھی انسان کو زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا پایا ہے وہاں دُنیوی لحاظ سے بھی اور روحانی لحاظ سے بھی زندگی کے سامان پیدا کرنے کی کوشش کی اور جہاں بھی جہالت کے اندھیروں کو دیکھا وہاں ان اندھیروں کو نور میں تبدیل کرنے کی سعی کی گئی۔

چنانچہ سپین میں جب مسلمان گئے تو وہ مظلوم انسانیت ہی کی مدد کے لئے گئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور اُس علاقے میں اللہ تعالیٰ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پھیل گیا۔ یہ نور دو جہتوں میں نمایاں طور پر ہمیں نظر آتا ہے۔ ایک علمی میدان میں اور دوسرے اخلاقی اور روحانی میدان میں۔ سپین میں مسلمانوں نے علمی میدان میں جو عظیم الشان ترقی کی

وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے نتیجہ میں اور اس ابدی حیات کی وجہ سے تھی جو بعد میں آنے والوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے عطا ہوئی جس کا اُس وقت کی دُنیا بالخصوص عیسائی دُنیا مقابلہ نہ کرسکی کیونکہ یہ وہی مقابلہ تھا جو نور کو ظلمات سے ہوسکتا ہے۔ مسلمانوں نے دُنیوی علوم کو رائج کرنے کے لئے کئی تعلیمی ادارے، کئی یونیورسٹیاں قائم کیں جن میں بہت سے بڑے بڑے پادری داخل ہوتے تھے اور وہاں مروّجہ علوم حاصل کرتے تھے۔ غرض مسلمانوں نے بخل سے کام نہیں لیا کیونکہ بخل خدا تعالیٰ کی صفات سے تضاد رکھتا ہے اس لئے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں ہوسکتا اور نہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوسکتا ہے کیونکہ آپ رحمۃٌ للعالمین بن کر دُنیا کی طرف آئے تھے۔ آپ کے صحابہ بھی آپ کے رنگ میں رنگین تھے اس لئے اُن مومنین کی طرف بھی بخل منسوب نہیں ہوسکتا جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنا لیا اور خیر ہی خیر بن کر دُنیا کی اس طرح خدمت کی کہ انسان کی آنکھ نے وہ جذبہ کسی زمانہ میں اور کسی قوم میں نہیں دیکھا۔ افریقہ جس پر اب پھر تنزل کا زمانہ ہے اور بہت سے لوگوں نے اسلام کو چھوڑ بھی دیا ہے اور اب اندھیروں اور ظلمات کا علاقہ بنا ہوا ہے اس میں اس زمانہ میں بھی جب کہ راہیں قریباً مسدود تھیں لوگوں کو دین واحد پر اکٹھا کرنے کے لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھتے ہوئے مسلمان دُور دُور تک پہنچے اور اُنہوں نے افریقہ میں بسنے والوں کے اندھیرے دُور کئے۔ اُن کی ترقیات کے سامان پیدا کئے اور اُن کے دُکھوں کو سُکھ سے بدل دیا۔ اُنہیں دین و دُنیا کے علوم سکھائے اور اُن کا اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق قائم کیا جو انسان کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی ہر جہت اور ہر لحاظ سے نفع منداور فیض رساں زندگی ہے۔ آپ کا یہ فیض آپ کی قائم رہنے والی روحانی حیات ہے جس کے نتیجہ میں پچھلے چودہ سو سال میں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں انسانوں نے آپ کے فیض سے بہرہ ور ہوتے ہوئے اپنے پیدا کرنے والے ربِ کریم سے ایک زندہ تعلق پیدا کیا۔ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کیا۔ یہ دروازہ آج بند نہیں اور نہ قیامت تک کبھی بند ہوگا۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (اٰل عمران:۳۲)
کی رو سے ہر وہ شخص جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اِتّباع کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی تلاش میں نکلے گا وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو پالے گا اور اس کی زندگی اندھیروں سے نکل کر اللہ تعالیٰ کے نور میں داخل ہو جائے گی پھر اُس کی زندگی ایک منور زندگی، ایک مسرور زندگی، ایک کامل زندگی اور ایک نفع بخش زندگی بن جائے گی۔ اُمّت محمدیہ میں بعض ایسے لوگ بھی ہوئے ہیں جو یہ سمجھتے رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ قائم رہنے والی زندگی عطا نہیں ہوئی تھی اور آپ کے ذریعہ سے فیوض اور برکات اور رحمتیں حاصل نہیں کی جاسکتیں۔ جماعتِ احمدیہ کا یہ عقیدہ نہیں جماعت احمدیہ تو اس پختہ عقیدہ پر قائم ہے کہ ہمارے پیارے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ نبی ہیں۔ آپ کی زندگی کا ثبوت یہ ہے کہ دُنیا کی نگاہوں میں دھتکاری ہوئی اس جماعت میں ہزار ہا خدا کے ایسے بندے پیدا ہوتے رہے ہیں، اب بھی ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات سے حصہ لیتے ہیں اور جن کی زندگیوں میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوتی رہی ہے اور ایک قسم کی مُردنی جو دوسروں میں نظر آتی ہے، اس سے نجات حاصل کی۔ ہم نے ایک ایسی زندگی پائی جو حقیقی زندگی ہے یعنی وہ زندگی جو خدا تعالیٰ سے ایک پیار اور زندہ تعلق پیدا کرنے کے بعد انسان کو ملتی ہے چنانچہ اس پیارے اور زندہ تعلق کو پانے کے بعد، خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کے بعد، خدا تعالیٰ کی ذات وصفات کی معرفت حاصل ہو جانے کے بعد، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان کے دریافت کر لینے کے بعد اور پھر اس عظمت اور اس شان اور اس حُسن اور اس احسان سے عملاً اپنی زندگیوں میں ایک تبدیلی محسوس کر لینے کے بعد انسان ایک طرف تو اپنے خدا کے ذکر میں ہمیشہ محو رہنے والا بن جاتا ہے اور دوسری طرف اس کی زبان پر ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا درود جاری رہتا ہے۔ ایسی صورت میں پھر دُنیا اور دُنیا داروں کی اُسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔

اگر ہم اس کائنات پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اصل میں دو ہی زندگیاں نظر آتی ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے جس نے اس کائنات کو پیدا کیا اور اس کی ہر چیز میں بے شمار صفات

پیدا کیں اور مخلوق میں سے ہر چیز کو انسان کا خادم بنا دیا، وہی خُدا، ہمارا محبوب اللہ جس نے انسان کو انفرادی طور پر بھی اور نوع کے لحاظ سے بھی اتنی طاقت دی کہ وہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ خدّام سے خدمت لے سکے۔ یہ وہی قادر ہستی ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے بے نظیر وجود اور صفات باری کے مظہر اتم کو ہمارے لئے اسوۂ حسنہ بنایا۔ آپ کے اُسوہ پر چل کر اور آپ کی زندگی کا مطالعہ کر کے ہم نے کامیابیوں اور کامرانیوں کو حاصل کیا۔ یہ آپ کا عظیم الشان نمونہ ہی ہے جس کی اتباع کر کے اور جس کی غلامی میں آ کر اور آپ کے خادم بن کر ہم نے اپنے ربِّ کریم کا پیار حاصل کیا۔ یہی حقیقی کامیابی ہے جس کے بعد ہمیں نہ کسی چیز کی ضرورت باقی رہتی ہے اور نہ کسی اور کی طرف توجہ کرنے کی کوئی حاجت باقی رہتی ہے۔

پس حقیقتاً یہی دو زندگیاں ہیں جو عظیم شان رکھتی ہیں باقی ہر زندگی انہی کے طفیل ہے ایک اللہ جلّ شانہ، کی حیات ہے جو منبع ہے ہر حیات کا اور ایک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے جو ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کا۔ آپ کا وجود اس کائنات کے لئے سراپا رحمت ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی کمال ہے کہ انسان کے لئے ایسے سامان پیدا کئے گئے کہ وہ اپنے مجاہدہ کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے قابل ہوا اور اُسے خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا اس لئے ہماری زبانوں پر ہمیشہ خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے جاری رہنے چاہئیں۔ اسی طرح ہماری زبانوں پر ہمیشہ درود جاری رہنا چاہیئے۔ محسن انسانیت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ آپ نے بنی نوع انسان سے جو پیار کیا ہے اس کو زندہ رکھنے کی کوشش ہمیشہ جاری رہنی چاہیئے تا کہ اس پیار کے نتیجہ میں جو ہمارے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے موجزن ہے ہمیں اللہ تعالیٰ کا پیار بھی حاصل ہو جائے۔ خدا کرے کہ ہم سب کو اس کی توفیق عطا ہو۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۸؍فروری ۱۹۷۵ء صفحہ ۱ تا ۲)

❁❁❁